واعظ الجمعہ
عالمی منشور برائے انسانی حقوق
اور
اسلامی تعلیمات
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

عالمی منشور برائے انسانی حقوق اور اسلامی تعلیمات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

عالمی منشور برائے انسانی حقوق اور اسلامی تعلیمات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

دینِ اسلام میں انسانی حقوق کی اہمیت

برادرانِ اسلام! دینِ اسلام میں انسانی حقوق کو بڑی اہمیت حاصل ہے، یورپ میں جواُمور انسانی حقوق (Human Rights) کے نام سے معروف ہیں، اسلامی اصطلاح میں اسے حقوق العباد (بندوں کے حقوق) کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال قبل جس وقت یورپ جہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا، اس وقت انسانی حقوق کی نام نہاد این جی اوز (NGOs) یا اقوامِ متحدہ (United Nations) نامی کسی بینَ الاَقوامی ادارے کا کوئی وُجود نہ تھا، دینِ اسلام اُس وقت بھی دنیا کو انسانیت کا درس دے رہا تھا، اور ماں باپ، بہن بھائی، اولاد، عورتوں، ہمسایوں اور ذِمّیوں (غیر مسلم رِعایا) کے حقوق بیان کر رہا تھا!!۔

ساری دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ دینِ اسلام نے اُس وقت لوگوں میں مُعاشرتی حقوق کا شُعور بیدار فرمایا، جب اس چیز کا تصوُر بھی مُحال تھا۔ آج یورپی ممالک "انسانی حقوق" کا راگ اَلاپتے نہیں تھکتے، اگر تاریخی حقائق پر نظر دَوڑائی جائے، تو آپ کو یہ جان کر شدید حیرت ہوگی، کہ بارہویں صدی عیسوی سے قبل، انسانی حقوق کے تحفظ کے نام پر اُن کے ہاں کوئی قانون سِرے سے تھا ہی نہیں، جبکہ اُس وقت تک مُعاشرتی، مذہبی اور سیاسی حقوق بیان کرتے، اور عملی طور پر ان کا نفاذ کرتے ہوئے دینِ اسلام کو صدیاں بیت چکی تھیں!!۔

انسانی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی برتنے کے نقصانات

عزیزانِ محترم! کسی بھی صالح مُعاشرے کی بقا اور اَخلاقی اَقدار کے ساتھ اسے قائم دائم رکھنے کے لیے، تحفظِ انسانی حقوق کو ریڑھ کی ہڈی کا درجہ حاصل ہے؛ کیونکہ اگر مُعاشرے میں رہنے والی تمام اکائیوں کے انفرادی انسانی حقوق کا خیال نہ رکھا جائے، تو سارا مُعاشرہ ظلم وتشدُد، جرائم ولاقانونیت، اور بے راہ رَوی کا شکار ہو جاتا ہے، جس کے باعث قتل وغارتگری، ڈاکہ زَنی، سُود خوری، جُوئے بازی، چوری چکاری، بداَخلاقی اور ناانصافی جیسے جرائم کی شرح بڑھ جاتی ہے، گرد وپیش کا ماحول خراب ہو جاتا ہے، لڑائی جھگڑے کے واقعات عام ہو جاتے ہیں، مُعاشرے کا امن وسکون تباہ وبرباد ہو کر رہ جاتا ہے، لہذا ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے، ان کی مکمل پاسداری کرے، اور ان کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ برتے!۔

عالمی منشور برائے انسانی حقوق

حضراتِ گرامی قدر! اقوامِ متحدہ کے عالمی منشور برائے انسانی حقوق (Universal Declaration of Human Rights) کو دنیا بھر میں ایک معتبر اور مستند دستاویز سمجھا جاتا ہے، یہ دستاویز ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو ایک قرارداد کی صورت میں منظور کی گئی، ۱۹۵۰ء میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی (General Assembly) کے ایک اجلاس میں تمام رکن ممالک کو یہ دعوت دی گئی، کہ ۱۰ دسمبر کو ہر سال انسانی حقوق کے عالمی دن کے طور پر منایا جائے، دنیا بھر میں ہونے والی انسانی حقوق کی پامالیوں کی مذمّت کی جائے، اور اس بارے میں دنیا کو آگاہ کیا جائے۔ یقیناً یہ ایک اچھی کاوش ہے جو داد و تحسین کے لائق ہے!۔

میرے محترم بھائیو! اقوامِ متحدہ کا عالمی منشور برائے انسانی حقوق، مجموعی طور پر تیس ۳۰ آرٹیکلز (Articles) پر مشتمل ہے، جن میں ہر انسان کی شخصی آزادی، مُساوات اور عدل وانصاف سے متعلق مختلف شِقیں بیان کی گئی ہیں، یقیناً ان اُمور سے کوئی بھی ذی شُعور انکار نہیں کر سکتا، لیکن اس تمام تر گفتگو کا افسوسناک پہلو یہ ہے، کہ اقوامِ متحدہ کے اس عالمی منشور میں جہاں بعض باتیں اہمیت کی حامل ہیں، وہیں اس میں پائی جانے والی خامیوں اور کوتاہیوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا!۔

مثال کے طور پر اس منشور کے آرٹیکل ۱۸ میں مذکور ہے کہ "ہر انسان کو آزادیٔ فکر، آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کا پورا حق حاصل ہے۔ اس حق میں مذہب یا

عقیدے کو تبدیل کرنے، اور پبلک میں یا نجی طور پر، تنہا یا دوسروں کے ساتھ مل کر، عقیدے کی تبلیغ، عمل، عبادت اور مذہبی رسمیں ادا کرنے کی آزادی بھی داخل ہے"[1]۔

اس آرٹیکل کا ظاہری اور سادہ سا مفہوم تو یہ ہے، کہ ہر انسان اپنی مرضی سے مذہب اختیار کرنے، عقائد ونظریات اپنانے اور ان اُمور کا اظہار کرنے میں آزاد ہے، وہ اپنے مذہب کے مطابق مندر، چرچ، گُردوارہ اور مسجد میں سے جہاں جانا چاہے جاسکتا ہے، اسے کوئی روک ٹوک نہیں ہوگی، لیکن دینِ اسلام کے مُعاملے میں یہود ونصاری اس عالمی قانون کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں، اور مختلف حیلے بہانوں سے دینِ اسلام اور مسلمانوں پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کرتے رہتے ہیں، انہیں اپنی مذہبی تعلیمات کا پرچار کرنے سے روکتے ہیں، آیاتِ جہاد کو نصاب سے خارج کرواتے ہیں، گستاخانِ رسول کو شریعت کے مطابق سزا دینے میں رکاوَٹ بنتے ہیں، مساجد ومدارس کے حوالے سے بھی وقتاً فوقتاً سازشیں کرکے ان میں داخلے پر پابندیوں اور سختیوں کے لیے مختلف حربے استعمال کیے جاتے ہیں!!۔

اب آپ خود ہی بتائیے کہ جو قانون مذہب اور سرحدوں کی بنیاد پر تبدیل ہوتا رہے، اور اس قانون کے ذریعے آزادئ اظہارِ رائے کے نام پر، مسلمانوں کے دینی مقدّسات کی توہین کی جاتی رہے، وہ مسلمانوں کے لیے کیسے قابلِ قبول ہو سکتا ہے؟!اور اقوامِ متحدہ کے نام پر، اسے ہم مسلمانوں پر کیسے مسلَّط کیا جاسکتا ہے؟!

---

(۱) "انسانی حقوق کا عالمی منشور (اردو ترجمہ)" دفعہ ۱۸، ص۷،۸۔

میرے محترم بھائیو! اس منشور میں ہر انسان کو اپنی مرضی سے مذہب اختیار کرنے کی بھی آزادی حاصل ہے، تو پھر سوال یہ ہے کہ پاکستان میں رہنے والے عیسائیوں اور ہندوؤں پر "جبری تبدیلیٔ مذہب کے مجوّزہ بل"[1] کے ذریعے، دائرۂ اسلام میں داخل ہونے پر پابندی کیوں عائد کی جارہی ہے؟ اٹھارہ ۱۸ سال سے کم عمر اَفراد کے اسلام کو نا معتبر کیوں ٹھہرایا جارہا ہے؟ نَومسلم مرد وعورت کا نکاح پڑھانے پر قَید وجرمانہ کی سزائیں کیوں مقرّر کی جارہی ہیں؟ غیر مسلموں کو تبلیغ کرنے والے مبلغینِ اسلام کو کیوں ڈرایا دھمکایا جارہا ہے؟ پاکستانی عوام کی مذہبی آزادی کیوں سَلب کی جارہی ہے؟ اقوامِ متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیمیں اس ناانصافی پر مجرمانہ خاموشی کیوں اختیار کیے ہوئے ہیں؟ کیا ہم اقوامِ عالم سے یہ پوچھنے میں حق بجانب نہیں، کہ سارے کے سارے انسانی حقوق کیا صرف غیر مسلموں کے لیے ہیں؟ کیا مسلمانوں کو انسانی حقوق حاصل نہیں؟!

اے مسلمانو! تم خوابِ غفلت سے کب بیدار ہوگے؟ ہیومن رائیٹس کمیشن (Human Rights Commission) اور دیگر متعلقہ این جی اوز (NGOs) کا جانبدارانہ روِیہ، کیا تمھاری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی نہیں؟!

---

(۱) تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: "واعظ الجمعہ" جبری تبدیلیٔ مذہب کا مجوزہ بل اور اسلامی تعلیمات، مؤرخہ ۷ ستمبر ۲۰۲۱ء، ادارۂ اہل سنّت کراچی۔

عالمی منشور برائے انسانی حقوق کے یکساں نفاذ میں حائل رکاوٹیں

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! اگر بالفرض مان لیا جائے کہ اقوامِ متحدہ کا "انسانی حقوق کا عالمی منشور" ہر طرح کے قانونی و مذہبی نقص سے پاک ہے، تب بھی اس بات کی گارنٹی کون دے گا، کہ اس منشور کا عملی طور پر ہر کمزور وطاقتور، یورپی وایشیائی، یا مسلم و غیر مسلم ممالک، سب پر یکساں اِطلاق ہوگا؟! اور اس کی خلاف ورزی کرنے والا اگر کوئی طاقتور یورپی ملک ہوا، تو اس کے خلاف ٹھوس کاروائی کون کرے گا؟ اس کے ہاتھ کون روکے گا؟!

فلسطین، کشمیر، بوسنیا، چیچنیا اور عراق وافغانستان جیسے اسلامی ممالک میں امریکہ، اسرائیل اور انڈیا کی جانب سے، ایک طویل عرصے تک انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری رہا، دنیا بھر کا انٹرنیشنل میڈیا (International Media) اور اقوامِ متحدہ کے اپنے مبصّرین (Observers) کی خصوصی رپورٹیں اس پر شاہد ہیں، اس کے باوُجود اقوامِ متحدہ (United Nations) نے ان ممالک کے خلاف کیا کاروائی کی؟ کچھ نہیں تو کم از کم اقوامِ متحدہ سے ان کی رُکنیت ہی معطّل کی جاتی، رکن ممالک کے ذریعے ان پر مُعاشی پابندیاں عائد کی جاتیں، ان کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کر دیے جاتے! لیکن دو چار سالوں میں ایک آدھ بار رسمی مذمت (Formal condemnation) کے سوا کچھ بھی نہیں ہوا!

تو پھر دنیا بھر کے مظلوموں کو بتایا جائے، کہ انسانی حقوق کے ایسے عالمی منشور کا کیا فائدہ؟ جو صرف کاغذات اور فائلوں کا پیٹ بھرنے کی حد تک ہو، جبکہ عملی طور پر اس کا نفاذ ممکن ہی نا ہو سکے؟!

چند انسانی حقوق سے متعلق اسلامی تعلیمات

حضراتِ ذی وقار! حقوقِ انسانی سے متعلق یورپ کا پیش کردہ تصوُر وقوانین، انتہائی ناقص، فرسُودہ اور غیر مربوط ہیں، اس کی بہ نسبت دینِ اسلام کا پیش کردہ نظام، اَحکام اور اُصول وضوابط، مذہبی ومُعاشرتی، ثقافتی وتہذیبی، اور ملکی وقومی تقاضوں سمیت، تمام تر شعبہ ہائے زندگی پر محیط ہیں۔

دینِ اسلام کا انسانی حقوق سے متعلق یہ مبارک نظام، صرف بیان بازی یا کتابوں میں لکھنے کی حد تک محدود نہیں، دینِ اسلام نے انسانی حقوق کے مُعاملے کو اتنی اہمیت دی ہے، کہ اس میں کوتاہی برتنے والے کے لیے کڑی سے کڑی سزائیں مقرّر کر رکھی ہیں! جن میں سے بعض کا تعلق دنیا سے ہے اور بعض کا آخرت سے، یہی وجہ ہے کہ دینِ اسلام میں فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ، انسانی حقوق کی پاسداری کرنے پر بھی بڑی تاکید آئی ہے!۔

انسانی جان کا تحفظ

عزیزانِ گرامی قدر! رنگ، نسل اور مذہب وقوم کی پرواہ کیے بغیر، دینِ اسلام کسی بھی قتلِ ناحق سے منع فرماتا ہے، اور ایک انسانی جان کی اہمیت بتاتے ہوئے، اسے پوری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا

﴿بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا﴾[1] "جس نے کسی کو بغیر کسی جان کے بدلے، یا بغیر فساد کے قتل کیا، گویا اُس نے سب لوگوں کو قتل کر ڈالا! اور جس نے کسی ایک جان کو بچایا، گویا اُس نے سب لوگوں کو بچالیا!"۔

اِسی طرح کسی مسلمان کی ناحق جان لینا بھی، لعنت وغضبِ الٰہی اور جہنم میں لے جانے کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾[2] "جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے، اُس کا بدلہ طویل مدّت جہنّم میں رہنا ہے، اور اُس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے!"۔

عوام الناس کے مالی حقوق کی حفاظت

حضراتِ محترم! دینِ اسلام نے جس طرح ہمیں انسانی جان کے تحفّظ کا حکم دیا ہے، اسی طرح دوسروں کے مالی حقوق کا لحاظ رکھنے کا بھی حکم فرمایا ہے، خالقِ کائنات جَلّ جلالہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا

---

(١) پ٦، المائدة: ٣٢.

(٢) پ٥، النساء: ٩٣.

بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾[1] "آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ! اور نہ حاکموں کے پاس اُن کا مقدّمہ اس لیے پہنچاؤ؛ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طَور پر جان بُوجھ کر کھالو!"۔

سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: «مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، لَقِيَ اللهَ ﷻ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ!»[2] "جس نے ناحق کسی مسلمان کا مال لے لیا، اللہ تعالیٰ سے اِس حال میں ملے گا کہ وہ اُس پر غضب ناک ہوگا!"۔

خواتین کے حقوق

میرے عزیز بھائیو! آج کے عالمی منشور برائے انسانی حقوق میں، عورت کو مرد کے مُساوی حقوق دیے گئے ہیں، لیکن اس کے باوُجود ہم دیکھتے ہیں کہ یورپی خواتین کس قدر مظلوم ہیں، مُساوی حقوق کا دلرُبا جھانسہ دے کر، اُن پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں!! ان سے دن رات کام اور محنت مشقّت کرائی جارہی ہے! انہیں نہ کھانے پینے کا ہوش ہے نہ پہننے اوڑھنے کا! ان مظلوم یورپی خواتین کے پاس اتنا وقت ہی نہیں، کہ وہ بے چاریاں سکون سے بیٹھ کر کچھ وقت اپنے بال بچوں کے ساتھ گزار سکیں! یا اپنے گھربار پر توجہ دے سکیں! جبکہ حقوقِ نسواں کی اس

(١) پ٢، البقَرة: ١٨٨.

(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن مسعود، ر: ٣٩٤٦، ٢/ ٩٢.

غیر فطری وغیر مُساویانہ تقسیم کا ایک بہت بڑا نقصان یہ ہوا، کہ یورپ کا خاندانی نظام (Family system) تباہ وبرباد ہوچکا ہے! اور اب یورپ ہمارے خاندانی نظام کا بھی یہی حال کرنا چاہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آج ہماری مسلمان خواتین کو بھی حقوقِ نسواں کے نام پر، بے وقوف بنانے کی کوشش کی جارہی ہے!!۔

میرے محترم بھائیو! اگرچہ مسلمان گھرانے کا سربراہ ایک مرد ہوتا ہے، مگر اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عورت کا مقام صرف ایک محکوم یا نوکرانی سے زیادہ کچھ نہیں، یاد رکھیے! دینِ اسلام نے جو حقوق خواتین کو دیے، ہرگز کبھی کسی اَور دِین نے نہیں دیے، نہ کوئی دے سکتا ہے! جہاں اُسے اِس بات کا پابند کیا کہ وہ ادب واحترام کے ساتھ شوہر کے حقوق ادا کرے، وہیں شوہر کو بھی اِس بات کا مکمل پابند کیا ہے، کہ وہ بیوی کے حقوق کی ادائیگی میں ہرگز کوتاہی نہ کرے! اُسے اپنے گھر میں شریکِ حیات کا درجہ ومقام دے؛ کیونکہ یہی وہ محترم شخصیت ہے جو شَوہر کے بچوں کی ماں اور اُن کی پہلی تربیت گاہ ہے، لہٰذا حدیثِ پاک میں فرمایا: «إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ»[1] "یقیناً خواتین کے حقوق بھی مَردوں ہی کی طرح ہیں!"[2]۔

حضور ﷺ کے اعلانِ نبوت سے قبل زمانۂ جاہلیت میں لوگ مفلسی اور شرم کے باعث بیٹیوں کو زندہ دفن کردیا کرتے، اور بیٹوں کو بیٹیوں پر ترجیح دیتے تھے،

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الطهارة، ر: ١١٣، صـ٣٠.

(٢) "واعظ الجمعہ" "اسلام اور انسانی حقوق، صـ١٠، مؤرخہ ٢٠١٨/٢/٧ء۔

دینِ اسلام نے واضح طور پر بیٹیوں کے مقام ومرتبہ کو بیان کرتے ہوئے، انہیں زندہ دفن کرنے سے منع فرمایا، اور ان کے حق میں آواز بلند فرمائی، محسنِ انسانیت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا، وَلَمْ يُهِنْهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا - قَالَ: يَعْنِي الذُّكُورَ- أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ»(۱) "جس شخص کے بچی ہو، اور اُس نے جاہلیت کے طریقے پر اُسے زندہ درگور نہیں کیا، نہ اُس کو حقیر وکم تر جانا، نہ ہی لڑکوں کو لڑکی کے مقابلے میں ترجیح دی، تو اللہ تعالیٰ اسے جنّت میں داخل فرمائے گا"۔

پڑوسیوں کے حقوق

عزیزانِ محترم! اقوامِ متحدہ کے عالمی منشور برائے انسانی حقوق میں، چیدہ چیدہ حقوق بیان کیے گئے، دنیا بھر کے ممالک طاقت واقتدار کے باوُجود ان کا نفاذ کرنے میں ناکام ہیں، جبکہ دوسری طرف دینِ اسلام ہے، جس نے انسانی حقوق کے سلسلے میں چھوٹی سے چھوٹی بات بھی بیان فرمادی، اور اس کا نفاذ بھی یقینی بنایا، جیسا کہ پڑوسی کے حقوق کے بارے میں "صحیح بخاری شریف" میں حدیثِ سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوصِيْنِي بِالْجَارِ، حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُه»(۲) "حضرت جبریل مجھے پڑوسی کے بارے

---

(۱) "سنن أبي داود" باب في فضل من عال يتيماً، ر: ٥١٤٦، صـ٧٢٣.

(۲) "صحيح البخاري" باب الوصاءة بالجار، ر: ٦٠١٥، صـ١٠٥٢.

میں اتنی تاکید کرتے رہے، کہ مجھے گمان ہوا کہ شاید اسے وارث بھی بنادیں گے!"۔

نیز مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے یہ بھی فرمایا: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، فَلْيُحْسِنْ إِلٰى جَارِهِ»[1] "جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ بھلائی سے پیش آئے!"۔

مزدوروں کے حقوق

میرے محترم بھائیو! اقوامِ متحدہ کے تحت دنیا بھر میں، یکم مئی کو "لیبر ڈے"(Labor Day) کے طور پر منایا جاتا ہے، فائیو اسٹار اور سیون اسٹار ہوٹلوں میں، ان کے حق میں بڑی بڑی کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے، اور طُرفہ تماشہ یہ کہ انہی کانفرنسوں میں کسی غریب مزدور کا داخلہ بھی ممنوع ہوتا ہے، جبکہ عملی طور پر حال یہ ہے کہ دنیا بھر میں مزدوروں کا نت نئے انداز، اور مختلف طریقوں سے استحصال بھی کیا جارہا ہے، ان سے دن رات کام لیا جارہا ہے، اُجرت کم دی جارہی ہے، وقتاً فوقتاً ان کے ساتھ مار پیٹ کی خبریں بھی موصول ہوتی رہتی ہیں، اس کے باوُجود اقوامِ متحدہ نے اپنے منشور کے مطابق، مزدوروں کو ان کے حقوق دلانے کے لیے، عملی طور پر کچھ بھی نہیں کیا! جبکہ اس کے برعکس دینِ اسلام اپنے ماننے والوں کو مزدوروں کے حقوق سے، نہ صرف آگاہ فرماتا ہے، بلکہ ان کی ادائیگی کی بھی سختی سے تاکید فرماتا ہے۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ١٧٦، صـ٤٢.

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ ختمِ نبوّت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «قَالَ اللهُ تعالَى: ثَلاثَةٌ أَنا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ: (١) رَجُلٌ أَعْطَى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، (٢) وَرَجُلٌ بَاعَ حُرّاً فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، (٣) وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيْراً فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ»[1] "اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن میں تین ۳ قسم کے لوگوں کا مخالف ہوں گا: (۱) ایک وہ جس نے میرا نام لے کر کسی سے عہد کیا، پھر اسے توڑ دیا، (۲) دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچا، اور اس کی قیمت کھالی، (۳) اور تیسرا وہ جس نے کسی کو اپنے ہاں مزدوری پر رکھا، اس سے پورا کام لیا مگر اُجرت نہیں دی"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَعْطُوا الْأَجِيْرَ أَجْرَهُ، قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ»[2] "مزدور کا پسینہ سوکھنے سے پہلے، اس کی اُجرت ادا کر دیا کرو!"۔

---

(١) "صحيح البخاري" باب إثم من منع أجر الأجير، ر: ٢٢٧٠، صـ٣٦١.

(٢) "سنن ابن ماجه" كتاب الرهون، باب أَجْرِ الأُجَرَاءِ، ر: ٢٤٤٣، صـ٤١٢.

مُردوں کے حقوق

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام انسانی حقوق کی پاسداری کا اہتمام، صرف انسان کی زندگی ہی میں نہیں کرتا، بلکہ بعدِ انتقال بھی اس کی عزّت وناموس اور احترام کا لحاظ رکھتا ہے، لہذا رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «لَا تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ؛ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلىٰ مَا قَدَّمُوْا»[1] "مُردوں کو بُرا مت کہو؛ اس لیے کہ انہوں نے جو اعمال آگے بھیجے، وہ خود اُن اعمال کی جزا کو پہنچ چکے ہیں!"[2]۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اقوامِ متحدہ کے عالمی منشور برائے انسانی حقوق کو مرتّب ہوئے، تقریبًا تہتّر ۷۳ سال کا عرصہ گزر چکا ہے، عالمی حالات اور واقعات میں بہت تبدیلیاں رُونما ہو چکی ہیں، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس عالمی منشور برائے انسانی حقوق پر نظرِ ثانی کی جائے، اس میں موجود سُقم اور مذہبی تعارُض کو دُور کیا جائے، اس کو مزید توضیح وتشریح کے ساتھ بیان کیا جائے، اور اس سلسلے میں دینِ اسلام سے رَہنمائی لی جائے!!

نیز ہمارے حکمرانوں کو بھی چاہیے کہ انسانی حقوق سے متعلق، دینِ اسلام کے اس روشن پہلو کو دنیا کے سامنے کھل کر اُجاگر کریں؛ تاکہ دینِ اسلام کی حقّانیت

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الجنائز، ر: ١٣٩٣، صـ٢٢٤.

(٢) "واعظ الجمعہ" اسلام اور انسانی حقوق، ص۸، ۹، مؤرخہ ۷/۱۲/۲۰۱۸ء۔

مزید آشکار ہو، اور دنیا اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر اس کے سایۂ رحمت میں پناہ لینے کی تمنا کریں !!۔

دعا

اے اللہ! دینِ اسلام کا بول بالا فرما، دشمنانِ اسلام کا منہ کالا کر، ہمیں اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام انسانی حقوق کو بجالانے کا جذبہ عنایت فرما، دوسروں کی حق تلفی سے بچا، ہمیں یہود و نصاری کے بنائے ہوئے قوانین کے بجائے اسلامی تعلیمات کو عام کرنے اور اس پر عمل کی توفیق مرحمت فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل

کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.